سوال

(949) کلمہ گو مشرکین کو دعوت توحید دینے میں مشکلات

جواب

> بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
> میں ایک بہت بڑی الجھن میں ہوں، وہ یہ کہ ہم جب کسی ایسے
> کلمہ گو مسلمان کو دعوت توحید دیں جس نے اپنا عقیدہ ظلم
> (شرک) کے ساتھ آلودہ کر رکھا ہو تو ان کی طرف سے اہل سنت و
> الجماعت اہلحدیث پر "خوارج" کا الزام لگایا جاتا ہے، اور
> کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی
> آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان
> کو قرآن کریم کی آیات دکھائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ
> کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی
> اُمت تو شرک کر ہی نہیں سکتی۔ توشیخ اس بات کا کیا جواب
> دیا جائے اور کس طرح اس قسم کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔
> جزاک اللہ خیرا
> وعلیکم السلام اسلامی عقائد و نظریات کی دعوت دینا،
> توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرنا اور شرکیہ و کفریہ اور
> باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک و بدعات میں مبتلا عوام
> کی اصلاح کے لیے محنت و کوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء و
> رسل کا منہج ہے۔ علماء و صلحاء کو اس فریضہ سے ضرور عہدہ
> برآء ہونا چاہیے، لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ کچھ دعوت
> دین کے شوقین نوخیز مبلغین جو عقائد و نظریات کی تعلیمات
> میں راسخ نہیں ہوتے، وہ فرط جذبات میں بڑی باتیں کہ جاتے
> ہیں اور کفر و شرک کے دایرہ کار سے باہر ہی نہیں آتے، جس سے
> دعوت کا سلسلہ رک جاتا ہے اور عامۃ الناس ایسے مبلغین کی
> بات سننا ہی گوارا نہیں کرتے۔ اس لیے ایک تو توحید کی دعوت
> دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہیے اور دوسرا
> اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔ دوسرا عامۃ
> الناس میں پھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود

ہی ناپید ہے، یہ نظریہ واعتقاد کتاب وسنت کی تعلیمات اور علمائے اہل السنہ کی آراء کے متصادم ہے، بلکہ کتاب وسنت کے دلائل کی روسے جس سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے اور شرکیہ وکفریہ اعمال حیطہ عمل میں لانے کی وجہ سے شرک وکفر کا مرتکب ہوکر درگاندہ راہ ہوئیں، ایسے ہی امت مسلمہ بھی شرک وکفر کاارتکاب کرنے سے مشرک وکافر قرار پائے گی، نیز کتاب وسنت کے دلائل میں کہیں بھی مذکور نہیں کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب نہیں ہوسکتی۔ اس کے برعکس کتاب وسنت کے دلائل میں یہ وضاحت موجود ہے کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب ہوسکتی ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں۔ (1)اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو شرک کی سنگینی سے آگاہ کرنے کی غرض سے اٹھارہ انبیاء کے ایک ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ''لواشرکوا لحبط عنھم ماکانوا یعملون'' (الانعام:88)اوراگر وہ(انبیاء) شرک کرتے توان سے وہ چیز اکارت جاتی جووہ عمل کرتے ہیں۔ آیت کی تفسیر۔ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیھم السلام کی امتوں کے لیے تعریض ہے کہ جب انبیاء علیھم السلام سے بھی اللہ تالیٰ نے فرمادیا کہ اگرانھوں نے بالفرض شرک کیا توان کے نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے توان کی امتیں کس گنتی، شمار میں ہیں۔ (تبیان القرآن:3/293)(2)حافظ صلاح الدین یوسف رقم طرازہیں: پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہین، مقصدامتوں کو شرک کی خطرناکی اورہلاکت سے آگاہ کرنا ہے۔ (تفسیر احسن البیان:)359)(2)دوسرے مقام پر فرمایا: ''وَلَقَدْ اُوحیَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ'' (الزمر:65)اوربالتحقیق آپ کی طرف اوران لوگوں کی طرف وحی کی گئی جوآپ سے پہلے تھے کہ اگر آپ نے شرک کیا توآپ کے عمل ضرورضائع ہوں گے اورآپ ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔ اس آیت کی تفسیر میں غلام رسول سعیدی بریلوی رقم طرازہیں: اس آیت میں تعریض ہے، ذکرآپ کا ہے اورمراد آپ کی امت ہے۔ یعنی اگربالفرض آپ نے بھی شرک کیا توآپ کے اعمال ضائع ہوجائیں گے تواگرآپ

> کی امت کے کسی شخص نے شرک کیا تو اس کے اعمال تو بطریق
> اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔ (تبیان القرآن :10/293)۔ یہ آیت دلیل
> ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد
> سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور
> ہلاکت و بربادی کا شاخسانہ ہے۔ (3) آیندہ آیت واضح نص ہے کہ
> اہل ایمان سے شرک کا ظہور ممکن ہے اور کامیاب وہ مسمان
> ہوں گے جو شرک کی آلائش سے پاک ہوں گے۔ اللہ تبارک و
> تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں : ''الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ
> يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ
> الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ۔ (الانعام :82) وہ لوگ جو
> ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتبس نہ کیا
> انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس آیت میں
> ظلم سے مراد شرک ہے، اس کی وضاحت آیندہ حدیث میں ہے ''عبد
> اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں : جب یہ آیت نازل ہوئی
> ''الذین امنوا, ولم یلبسوا ایمانہم بظلم ''تو اصحاب
> رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا : ہم میں سے
> کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ
> نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو
> ،اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں
> سنی جو وہ اپنے بیٹے کو کر رہے تھے ''یٰبنی لا تشرک باللہ
> ان الشرک لظلم عظیم '' اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا
> ، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (صحیح بخاری :3429، صحیح
> مسلم :124) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا
> ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار
> پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہوا اور اس آیت کے مخاطب
> مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام اس آیت کے نزول سے کبیدہ
> خاطر ہوئے۔ اس میں ان لوگوں کے نظریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں
> کہ وہابی ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں جو
> کفار کے لیے نازل ہوئی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام
> اس آیت کا مخاطب مسلمانوں ہی کو سمجھ رہے ہیں۔ (4) فرمان باری
> تعالیٰ ہے : ''فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ
> الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30)

> حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَنْ
> يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ
> السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ
> الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ) الحج: 30،31) پس تم بتوں کی
> پلیدگی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو اس حال میں کے
> اللہ کے لیے یکسو ہو اور اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو
> اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا ہو آسمان سے گرا
> اور پرندے نے اسے اچک لیا یا ہوا نے اسے کسی دور جگہ پھنیک
> دیا۔ (5) آیندہ آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ صالح مومنین
> کو شرک سے ممانعت کا حکم دے رہے ہیں-اللہ تعالیٰ
> ارشاد فرماتے ہیں: فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا
> صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا'' (الکھف: 110) چنانچہ جو
> شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے
> اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے-(درج
> آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے
> ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی
> اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ
> ہے ''وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون'' (یوسف
> :106) اور ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگر وہ اللہ کے
> ساتھ شرک کرتے ہیں۔۔ ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات
> کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور
> جیسے گزشتہ امتیں شرک وکفر کے ارتکاب کی وجہ تباہ وبرباد
> ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی و
> بربادی کا باعث ہوگا۔ ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی
> جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں۔ (1) عبد
> اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «
> مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ
> » . وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
> شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ
> اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل
> ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں مرا کہ
> اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں

> داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری :1238، صحیح مسلم :92)۔ جابر بن عبداللہ
> سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا : «
> مَن لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ
> الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ
> النَّارَ» . جو شخص اللہ تعالی کو اس حال مین ملاکہ وہ اس
> کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا اور
> جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شرک
> کرتا ہوا تو آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم :93)۔(3)ابوہریرہ
> سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «لِكُلِّ نَبِيٍّ
> دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ
> دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً
> لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ
> شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ
> بِاللَّهِ شَيْئًا» ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت
> بخشا جاتا ہے، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو عجلت میں
> کرلیا ہے، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت
> کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ وہ میری امت
> میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
> نہ ٹھہراتا ہو۔ (صحیح مسلم :199).(4)ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : « «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
> تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي
> الْخَلَصَةِ» . وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ
> فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ اس وقت تک قیامت قائم
> نہ ہوگی حتی کہ ذوالخلصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں
> کی سرینیں حرکت کریں گی۔ اور ذوالخلصہ ایک بت تھا دور
> جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا۔ (صحیح
> بخاری :7116 صحیح مسلم :2906) :(5عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ
> وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى» .
> فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ
> حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
> رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

> عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)
> أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا قَالَ « إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ
> ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ
> رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ
> مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى
> مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ
> آبَائِهِمْ » . دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا حتیٰکہ لات
> ومنات کی عبادت ہونے لگے گی ۔ اس پر میں نے عرض کیا : یارسول
> اللہ!میں سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
> ہے ''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ
> بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے ، اگرچہ
> مشرکین اسے ناپسند کریں''تو یہ آیت تام ہے (یعنی امت میں
> دوبارہ شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا : جب تک اللہ تعالیٰ کی
> مشیت ہوگی یہی صورت حال ہوگی ، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش
> گوار ہوا بھیجیں گے تو جس کے دل میں رائی کے دانے برابر
> ایمان ہوگا وہ فوت ہوجائے گا ، پھر وہ لوگ باقی بچیں گے جن
> میں ذرا خیر نہ ہوگی تو وہ اپنے آباء کے دین (شرک) کی طرف پلٹ
> جائیں گے ۔ (صحیح مسلم : 2907)مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ
> امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے ، بلکہ امت مسلمہ
> کے کئی قبائل وافراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب
> قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور
> قیامت کی راہ ہموار کرے گی ۔ امت مسلمہ میں شرک کا وجود عہد
> صحابہ ہی میں شروع ہوگیا تھا اور مرور زمانہ کے ساتھ مختلف
>تاویلات و تحریفات کے سہارے شرکیہ عقائد مسلمانوں میں
> راسخ ہوتے رہے اور مذہب کی آڑ میں اس کی مسلسل ترویج ہوتی
> رہی ، بالآخر بعض متجددین نے امت مسلمہ سے شرک کو شجر
> ممنوعہ قرارت دے دیا ، لیکن وہ شرکیہ عقائد و نظریات جن کے
> ارتکاب سے سابقہ امتیں زوال ونامرادی کا شکار ہوئی تھیں
> ، اگر امت مسلمہ وہی عقائد و نظریات اختیار کرے گی تو یہ بھی
> درگاندہ راہ ٹھہرے گی ۔ اس کی مزید توضیح حالی کے ان اشعار
> سے ہوتی ہے 'کرے غیر بُت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا
> خدا کا تو کافر جھکے آگ پر بحر سجدہ تو کافر کواکب میں

> مانے کرشمہ تو کافر مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں پرستش
> کریں شوق سے جس کی چاہیں نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
> اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں مزاروں پہ دن رات نظریں
> چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں نہ توحید میں
> کچھ خلل اس سے آئے نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے مسلمانوں
> کا موجودہ دوغلا پن اور شرکیہ وکفریہ اعتقادات واعمال
> دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں
> گویا ہوتا ہے ۔ ''ایک ہی پربھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں
> ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں اپنی سجدہ گاہ دیوی
> کا اگر استھان ہے آپ کے سجدوں کا مرکز 'قبر' جو بے جان ہے
> اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں آپ کے مشکل کشاؤں
> کو بھی گن سکتے نہیں ''جتنے کنکر اتنے شنکر'' یہ اگر
> مشہور ہے ساری درگاہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے اپنے دیوی
> دیوتاؤں کو اگر ہے اختیار آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں
> حد وشمار وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ مرا 'بجرنگ بلی آپ بھی
> وقتِ ضرورت نعرہ زن ہیں 'یا علی' لیتا ہے اوتار پربھو
> جبکہ اپنے دیس میں آپ کہتے ہیں ''خدا ہے مصطفٰے کے بھیس
> میں'' جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں تربتوں پر
> آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی
> خوبیاں آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر قوالیاں ہم چڑھاتے
> ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ
> چادر، شاندار بت کی پوجا ہم کریں، ہم کو ملے ''نارِ سقر
> آپ پوجیں قبر تو کیونکر ملے جنّت میں گھر؟ آپ مشرک، ہم بھی
> مشرک معاملہ جب صاف ہے جنّتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف
> ہے مورتی پتّھر کی پوجیں گر! تو ہم بدنام ہیں آپ ''سنگِ
> نقشِپا'' پوجیں تو نیکو نام ہیں کتنا ملتا جلتا اپنا آپ
> سے ایمان ہے آپ کہتے ہیں مگر ہم کو ''تو بے ایمان ہے'
> شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوئے پھر وہی اعمال کر کے آپ
> کیوں مسلم ہوئے ہم بھی جنّت میں رہیں گے تم اگر ہو جنّتی
> ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی ہے یہ تیر کی صدا
> سن لو مسلماں غور سے اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے
> (اوم پرکاش تیر، لدھیانوی) رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا

> تو یہ نری جہالت اور فرقہ خوارج کے عقائد و نظریات سے
> لاعلمی کا نتیجہ ہے، خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں
> زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر فرق باطلہ کے کفر و شرک اور
> بدعات کو طشت از بام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب ہے تو
> فریضہ حق علما حق بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے، جب
> کہ اندر کی بات یہ ہے کہ ان معترضین کے امام موصوف امت
> مسلمہ کے دیگر فرقوں کو کافر و مرتد قرار دینے اور انہیں
> مطعون کرنے میں خاص ملکہ رکھتے اور چہار عالم میں شہرت
> خاص رکھتے ہیں۔ اس لیے بے تکے دلائل اور بلاوجہ مسلمانوں
> کو کافر قرار دینے میں یہ خوارج سے زیادہ مناسبت رکھتے
> ہیں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 01